ماہنامہ

انصار اللہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔''

(''الوصیت'' روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۰)

ایڈیٹر

نصیر احمد انجم

اپریل 2008ء

شہادت 1387 ہش

ادا ریہ

علم و معرفت میں کمال

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے متعلق خوشکن خبر دیتے ہوئے فرمایا:

"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا مُنہ بند کر دیں گے۔" (تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

یہ پیشگوئی متعدد افراد جماعت کے ذریعہ پوری ہو چکی ہے جنہوں نے اپنے علم کی دھاک زمانے پر بٹھائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص رفیق حضرت حافظ روشن علی صاحب بھی ایک زبردست عالم اور علم و معرفت کی کان تھے۔ اُن کی وفات پر حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر نے لکھا:

"گو خدا نے سٹیج پر تقریر کرتے وقت خواہ وہ انگریزی میں اسٹریچی ہال میں علی گڑھ یونیورسٹی میں ہو یا اردو میں جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر ہو مجھے ہمیشہ ستاری سے عزت بخشی ہے۔ مگر (میں) اپنے مبلغ علم کو جانتا ہوں ہر بڑی تقریر کے مضمون کے اشارات کا بیشتر حصہ حضرت حافظ صاحب مرحوم لکھا کرتے تھے۔ اور میں نہایت اطمینان سے زیادہ مطالعہ کئے بغیر تقریر سے پہلے مرحوم کے

پاس جاتا اور کہتا کہ آج میں .... Moving Ensiclopadia of
متحرک دائرۃ المعارف ..... کے مطالعہ کے لئے آیا ہوں اور بفضلہ تعالیٰ اس سے بھی کم وقت صرف کر کے جو برٹش میوزیم لائبریری لنڈن میں محض کتاب لینے کی اجازت حاصل کرنے میں خرچ ہوتا تھا، علم کے زندہ خزانہ سے ضرورت کے مطابق دولت معلومات لے کرشاداں وفرحاں واپس ہوتا تھا۔
آہ! میرا متحرک انسائیکلو پیڈیا کھوگیا۔اب کوئی بھی ایک آدمی مضمون مقررہ پر فوراً آیات، احادیث، تصوف، روایات مسلمہ کے زبانی حوالہ جات نہ دے سکے گا۔"

(الفضل ۱۵ جنوری ۱۹۵۷ء صفحہ ۱)

(بحوالہ حکایات صالحین صفحہ ۵۶)

قارئین!! جیسا کہ عرض کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ عظیم الشان پیشگوئی ایک سے زائد افراد جماعت کے ذریعہ وقوع میں آچکی ہے۔اس میں پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ، صدر جنرل اسمبلی، جج عالمی عدالت حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، واحد پاکستانی نوبیل انعام یافتہ سائنسدان محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور صدر پاکستان کے سابق مشیر، ڈائریکٹر ورلڈ بنک محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نمایاں ہیں۔اللہ تعالیٰ ان وجودوں کی روحوں پر اپنی برکتیں اور رحمتیں نازل فرماتا رہے اور احمدیت کی ہر نسل میں ایسے وجود جنم لیتے رہیں جو اس پیشگوئی کے مصداق ٹھہریں۔آمین

القرآن

''مسابقت الی الخیر''

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۗ أَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَأْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ۗ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

(سورۃ البقرہ:149)

ترجمہ: اور ہر ایک کے لئے ایک مطمحِ نظر ہے جس کی طرف وہ منہ پھیرتا ہے۔ پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔ تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تمہیں اکٹھا کرکے لے آئے گا۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

(اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

حدیث نبوی ﷺ

ادائے قرض

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ مُکَاتَبًا جَآءَ ہٗ فَقَالَ: اِنِّیْ عَجِزْتُ عَنْ کِتَابَتِیْ فَاَعِنِّیْ قَالَ: اَلَآ اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ عَلَّمَنِیْھِنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَوْ کَانَ عَلَیْکَ مِثْلُ جَبَلٍ دَیْنًا اَدَّاہُ اللّٰہُ عَنْکَ، قُلْ: اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ.

(ترمذی کتاب الدعوات باب جامع الدعوات)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک مکاتب غلام آیا اور عرض کیا زرِ کتابت یعنی فدیہ آزادی ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ آپ میری مدد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ بتاؤں جو مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے تھے اور فرمایا تھا کہ اگر تجھ پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو اللہ تعالیٰ اس دُعا کی برکت سے اس کے ادا کرنے کے سامان کر دے گا تم یہ دُعا مانگا کرو۔ ”اے میرے اللہ! تیرا دیا ہوا حلال رزق میرے لئے کافی ہو حرام رزق کی مجھے ضرورت نہ پڑے یعنی مجھے حلال رزق دے حرام رزق سے بچا اور اپنے فضل سے مجھے اپنے سوا دوسروں سے بے نیاز اور مستغنی کر دے۔“ یعنی کبھی دوسروں کا محتاج نہ بنوں۔

عربی منظوم کلام

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا اٰجَالَكُمْ

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتْرُكُوْا اَهْوَاءَكُمْ
تُوْبُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ رَبٌّ اَرْحَمُ

اے لوگو! اپنی حرص و ہوا کو چھوڑ دو، توبہ کرو اور خدا غفور و رحیم ہے

رَبٌّ كَرِيْمٌ غَافِرٌ لِمَنِ اتَّقٰى
طُوْبٰى لِمَنْ بَعْدَ الْمَعَاصِيْ يَنْدَمُ

رب کریم ہے، وہ ڈرنے والے کو بخش دیتا ہے۔ کیا خوش نصیب وہ شخص ہے جو گناہ کے بعد پچھتاتا ہے

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا اٰجَالَكُمْ
اِنَّ الْمَنَايَا لَا تُرَدُّ وَتَهْجُمُ

اے لوگو! اپنی موتوں کو یاد کرو۔ جب موتیں آتی ہیں تو واپس نہیں ہوتیں اور ناگاہ پکڑ لیتی ہیں

يَا لَائِمِيْ اِنَّ الْمَكَارِمَ كُلَّهَا
فِي الصِّدْقِ فَاسْلُكْ نَهْجَ صِدْقٍ تُرْحَمُ

اے میرے ملامت کرنے والے! تمام بزرگیاں صدق میں ہیں پس صدق اختیار کر۔ سلامت رہے گا۔

اَلسَّعْيُ لِلتَّوْهِيْنِ اَمْرٌ بَاطِلٌ
اِنَّ الْمُقَرَّبَ لَا يُهَانُ وَيُكْرَمُ

توہین کے لئے کوشش کرنا باطل ہے۔ جو شخص خدا کا مقرب ہوتا ہے خدا اس کو ذلیل نہیں کرتا

(القصائد الاحمدیہ مترجم جدید ایڈیشن صفحہ 373)

فارسی منظوم کلام

آہ صد آہ رفت عمر بباد

رائے واعظ اگرچہ رائے من است
لیک عشق تو بند پائے من است

اگرچہ میری رائے بھی وہی ہے جو واعظ کی رائے ہے لیکن تیرے عشق کی بیڑی میرے پیروں میں پڑی ہوئی ہے

آہ صد آہ رفت عمر بباد
نفسِ بدکیش ماشد منقاد

افسوس صد افسوس کہ عمر برباد ہو گئی مگر ہمارا بد سرشت نفس مطیع نہ ہوا

ہیچ دشمن بدشمنے نہ کند
آنچہ کردیم ماںخود بیداد

دشمن بھی دشمن کے ساتھ وہ نہیں کرتا جو ظلم ہم نے آپ اپنے اُوپر کیا

دل نہادن بفکرتِ دُنیا
باز دارد زِ کار ہائے معاد

دُنیا کی فکر میں دل کو مصروف رکھنا۔ آخرت کے کاموں سے (انسان کو) باز رکھتا ہے

شخص دنیا پرست در دُنیا
چند روزے بسر کند دِل شاد

دُنیا پرست شخص دنیا میں چند روز ہی خوشی کے بسر کرتا ہے

فضل حق باید و ریاضت سخت
تابرآید ز کذب و شر و فساد

خدا کے فضل اور سخت مجاہدے ہی سے انسان جھوٹ، شرارت اور فساد سے نجات پا سکتا ہے

(بحوالہ درثمین فارسی مترجم صفحہ 374-375)

اردو منظوم کلام

معرفتِ حق

آواز آ رہی ہے یہ فونو گراف سے
ڈھونڈو خدا کو دِل سے نہ لاف و گزاف سے
جب تک عمل نہیں ہے دِل پاک و صاف سے
کمتر نہیں یہ مشغلہ بُت کے طواف سے
باہر نہیں اگر دِل مُردہ غلاف سے
حاصل ہی کیا ہے جنگ و جدال و خلاف سے
وُہ دیں ہی کیا ہے جس میں خُدا سے نشاں نہ ہو
تائیدِ حق نہ ہو مددِ آسماں نہ ہو
مذہب بھی ایک کھیل ہے جب تک یقیں نہیں
جو نُور سے تہی ہے خُدا سے وُہ دِیں نہیں
دینِ خُدا وُہی ہے جو دریائے نُور ہے
جو اس سے دور ہے وُہ خُدا سے بھی دُور ہے
دینِ خُدا وُہی ہے جو ہے وُہ خُدا نما
کس کام کا وُہ دِیں جو نہ ہووے گرہ کشا
جن کا یہ دیں نہیں ہے نہیں اُن میں کچھ بھی دم
دُنیا سے آگے ایک بھی چلتا نہیں قدم
وُہ لوگ جو کہ معرفتِ حق میں خام ہیں
بُت ترک کرکے پھر بھی بُتوں کے غُلام ہیں

(درثمین اردو مطبوعہ رقیم پریس لندن صفحہ 45)

کلام امام

حالتِ عدل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"عدل کی حالت یہ ہے جو متقی کی حالت نفس امارہ کی صورت میں ہوتی ہے۔ اس حالت کی اصلاح کے لئے عدل کا حکم ہے۔ اس میں نفس کی مخالفت کرنی پڑتی ہے۔ مثلاً کسی کا قرضہ ادا کرنا ہے لیکن نفس اس میں یہی خواہش کرتا ہے کہ کسی طرح سے اس کو دبالوں اور اتفاق سے اس کی میعاد بھی گذر جاوے۔ اس صورت میں نفس اَور بھی دلیر اور بیباک ہوگا کہ اب تو قانونی طور پر بھی کوئی مؤاخذہ نہیں ہوسکتا مگر یہ ٹھیک نہیں۔ عدل کا تقاضا یہی ہے کہ اس کا دَین واجب ادا کیا جاوے اور کسی حیلے اور عذر سے اس کو دبایا جاوے۔

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض لوگ ان امور کی پرواہ نہیں کرتے اور ہماری جماعت میں بھی ایسے لوگ ہیں جو بہت کم توجہ کرتے ہیں۔ اپنے قرضوں کے ادا کرنے میں۔ یہ عدل کے خلاف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ایسے لوگوں کی نماز نہ پڑھتے تھے۔ پس تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سُستی نہیں کرنی چاہئیے اور ہر قسم کی خیانت اور بے ایمانی سے دُور بھاگنا چاہئیے۔"

(ملفوظات جلد چہارم جدید ایڈیشن صفحہ 607)

ایک تاریخی وجود اور عظیم الشان پیشگوئی کا مصداق مخلص خادم سلسلہ احمدیہ

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب

(مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب)

> ”20 اکتوبر 1899ء کو خواب میں مجھے یہ دکھلایا گیا کہ ایک لڑکا ہے جس کا نام عزیز ہے اور اس کے باپ کے نام پر سلطان کا لفظ ہے وہ لڑکا پکڑ کر میرے پاس لایا گیا اور میرے سامنے بٹھایا گیا۔ میں نے دیکھا ایک پتلا سا لڑکا گورے رنگ کا ہے“
>
> (تذکرہ صفحہ 284 جدید ایڈیشن)

22 اکتوبر 1899ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اشتہار بعنوان ”ایک الہامی پیشگوئی کا اشتہار“ شائع ہوا تھا جس کے صفحہ نمبر 2 پر مندرجہ بالا پیشگوئی درج تھی۔ اس پیشگوئی کے ضمن میں آپ نے فرمایا:

”میں نے اس خواب کی یہ تعبیر کی کہ عزیز عزت پانے والے کو کہتے ہیں اور سلطان جو خواب میں اس لڑکے کا باپ سمجھا گیا ہے یہ لفظ یعنی سلطان عربی زبان میں اس دلیل کو کہتے ہیں کہ جو ایسی بین الظہور ہو جو بباعث اپنے نہایت درجہ روشن ہونے کے دلوں پر اپنا تسلط کرے۔ گویا سلطان کا لفظ تسلط سے لیا گیا ہے اور سلطان عربی زبان میں ہر قسم کی دلیل کو نہیں کہتے بلکہ ایسی دلیل کو کہتے ہیں جو اپنی قبولیت اور روشنی کی وجہ سے دلوں پر قبضہ کر لے۔ اور طبائع سلیمہ پر اس کا تسلط تام ہو جائے پس اس لحاظ سے خواب میں عزیز جو سلطان کا لڑکا معلوم ہوا ہے اس کی یہ تعبیر ہوئی کہ ایسا نشان جو لوگوں کے دلوں پر تسلط کرنے والا ہوگا ظہور میں آئے گا اور اس نشان کے ظہور کا نتیجہ جس کو دوسرے لفظوں میں اس نشان کا بچہ کہہ سکتے ہیں۔ دلوں میں میرا عزیز ہونا ہوگا جس کو خواب میں عزیز کے تمثل سے ظاہر کیا گیا۔ (تذکرہ صفحہ 285 جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رویاء اپنے اندر ایک عظیم الشان پیشگوئی لئے ہوئے تھی۔ جو اپنی ظاہری معنوں کے لحاظ سے بھی پوری ہوئی اس رویا مبارکہ میں جو لڑکا آپ کو دکھایا گیا تھا وہ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب سے بڑے فرزند مرزا سلطان احمد صاحب کے بڑے بیٹے تھے۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی زوجہ اول محترمہ حرمت بی بی صاحبہ دختر مرزا جمعیت بیگ صاحب (جو حضرت اقدس کے ماموں زاد تھے) کے بطن سے تھے حضرت مرزا عزیز احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے

تھے۔ان کے والد نے حضرت اقدس کی زندگی میں احمدیت قبول نہیں کی تھی بلکہ اپنے چھوٹے بھائی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کے دست مبارک پر 25 دسمبر 1930ء کو بیعت کرنے کی سعادت پائی تھی۔مگر آپ کے بیٹے حضرت مرزا عزیز احمد صاحب جو 3/ اکتوبر 1890ء کو زوجہ اول محترمہ سردار بیگم صاحبہ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے اس رؤیا کے قریباً ساڑھے چھ سال بعد اپنے دادا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوگئے۔یوں آپ کو حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوگئی جوان کے والد کو نہ مل سکی۔

سلسلہ احمدیہ کے اولین مورخ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب ایڈیٹر الحکم نے احباب جماعت کو اس عظیم الشان پیشگوئی کی جو بروز جمعۃ المبارک اواخر فروری 1906ء کو پوری ہوئی۔ان الفاظ میں اطلاع دی۔

"کیسی خوشی کی بات ہے کہ رویاء اپنے لفظوں میں بھی پوری ہوگئی اس کی تفصیل یہ ہے اس رویاء میں جو بچہ دکھایا گیا تھا وہ عزیز احمد تھا جو جناب مرزا سلطان احمد صاحب افسر مال میانوالی کا بیٹا اور حضرت مسیح موعودؑ کا پوتا ہے۔

"رویا مذکورہ اشارۃً درج ہوئی تھی ورنہ صاف طور پر آپ نے فرمایا تھا کہ عزیز احمد خلف مرزا سلطان احمد کو میں نے دیکھا ہے اس جمعہ کو مرزا عزیز نے اپنے برگزیدہ دادا صاحب کے ہاتھ پر انہیں مسیح موعود تسلیم کر کے بیعت کر لی۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔"

اور اس طرح پر یہ پیشگوئی پوری ہوگئی بعض لوگ جو حقائق سے ناواقف ہیں ایسے نشانات پر غور کرنے کے عادی نہیں شائد اس کو سرسری نظر سے دیکھیں لیکن جو لوگ حالات سے واقف ہیں وہ اس کو ایک عظیم الشان نشان سمجھتے ہیں۔جس وقت اعلیٰ حضرت نے یہ رویاء دیکھا اس وقت عزیز احمد کی عمر 9 سال سے کچھ زیادہ تھی۔اور ادھر حضرت اقدس کے ساتھ کوئی تعلقات باقی نہ تھے۔عزیز احمد ایک مخالف خاندان میں پرورش پا رہا تھا۔ایسی صورت میں یہ کب ممکن تھا کہ ایسی امید ہو سکے اور پھر اپنے بلوغ تک عزیز احمد زندہ بھی رہے یا خود اعلیٰ حضرت زندہ رہیں لیکن اب جبکہ اپنے خاندان میں مرزا عزیز احمد پہلا بچہ ہے جو حضرت اقدس کے ہاتھ پر بیعت توبہ کرتا ہے بحالیکہ ابھی مرزا سلطان احمد صاحب کو جو مرزا عزیز احمد کے والد ماجد ہیں یہ موقع نہیں ملا تو پھر اس پیشگوئی کے پورا ہونے میں کیا شک رہا۔بلکہ یہ ایک نہیں تین نشان ہیں۔

اول۔ مرزا عزیز احمد صاحب کا اس وقت تک زندہ رہنا (خدا ان کی عمر میں برکت دے)

دوم۔ خود اعلےٰ حضرت کا زندہ رہنا

سوم۔ پھر عزیز احمد کا بیعت کرنا

غرض یہ کئی نشانوں کا مجموعہ ہے۔جو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں دکھایا۔خدا کرے کہ عزیز احمد کی بیعت اس

کے باقی گھرانے پر نیک اثر ڈالنے والی ہو۔آمین۔ (الحکم 10 مارچ 1906ء صفحہ نمبر 1 کالم نمبر 2)

حضرت مرزا عزیز احمد کے بیعت کرنے کے بعد خاندان کے دیگر افراد کو بھی بیعت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی صاحبزادی نصیرہ بیگم بنت حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کے نکاح کے موقع پر بچپن کی ملاقات اور حالات کے بارے میں فرماتے ہیں:

مجھے یاد ہے میں سکول کی طرف سے ایک دن آرہا تھا اس گلی میں سے گزر کر جس گلی میں سے گزر کر ہم (بیت الذکر) میں آتے ہیں کے سامنے تقریباً میرا ہی ہم عمر ایک چھوٹا لڑکا گزر رہا تھا میرے ساتھ اس وقت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب یا غالباً اور کوئی دوست تھے انہوں نے اس وقت اسی لڑکے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا میاں تیرا بھتیجا آگیا ہے۔اس وقت کی عمر کے لحاظ سے بھتیجے کو نہ معلوم میں نے کیا سمجھا مجھے یاد ہے۔میں نے یہ الفاظ سنتے ہی ایک چھلانگ لگائی اور دوڑ کر گھر گیا۔ میرے لئے یہ فقرہ اس وقت ایسا ہی شرمناک تھا جیسے کسی کو کہہ دیا جائے کہ غلطی سے تم مجلس میں ننگے آ گئے ہو۔میں بھی یہ فقرہ سنتے ہی دوڑ پڑا۔انہوں نے کوشش کی کہ مجھے پکڑ کر ہم دونوں کو آپس میں ملا دیں۔لیکن میں ان سے پکڑا نہیں گیا کچھ دنوں کے بعد شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اور غالباً قاضی امیر حسین صاحب نے کوشش کر کے ہم دونوں کو اکٹھا کر دیا۔گھر اگرچہ ہمارے پاس پاس ہی تھے مگر مرزا سلطان احمد صاحب چونکہ باہر ملازم تھے اور ان کے بچے بھی باہر ان کے ساتھ ہی رہتے تھے۔ اس لئے اپنے بھتیجے کو دیکھنے کا میرے پاس یہ پہلا موقع تھا۔ان دونوں نے ہم کو اکٹھا کر دیا اور پھر اس کے بعد بھی یہ دونوں ہم کو آپس میں ملاتے رہے۔

اس کے بعد انہوں نے میرے کانوں میں یہ بات ڈالنی شروع کر دی کہ اپنے ابا سے کہو کہ یہ بچہ بیعت کرنا چاہتا ہے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس کا ذکر کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا بچے نے کیا بیعت کرنی ہے اس کو کیا پتہ کہ احمدیت کیا ہے اور ہم کس غرض کیلئے مبعوث ہوئے ہیں مگر یہ پھر بھی میرے پیچھے پڑے رہے اور مجھے کہتے رہے کہ جا کر کہو اس نے بیعت کرنی ہے۔آخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے اجازت دے دی اور فرمایا اسے جا کر گھر میں لے آؤ۔چنانچہ میں انہیں اپنے گھر لے گیا جہاں تک مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت کوئی تصنیف فرما رہے تھے۔آپ نے اس بچے کو دیکھا۔اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کوئی بات کی جو اس وقت مجھے یاد نہیں اور پھر ہم چلے آئے اس کے یہ معنی تھے کہ گویا انہیں ہمارے گھر میں آنے کا پاسپورٹ مل گیا پھر میں بھی بڑا ہوا اور وہ بھی بڑے ہوئے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دستی بیعت کر لی۔ (خطبات محمود جلد سوم نکاح 478 تا 479)

بیعت کی تفصیل:

حضرت مولوی محمد الدین صاحب ایم اے علیگ صدر صدر انجمن احمدیہ بیان فرماتے ہیں:

جس وقت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی بیعت ہوئی۔ اس وقت وہ بھی..... المبارک قادیان میں موجود تھے اور جہاں تک آپ کو یاد پڑتا ہے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے میاں صاحب کو پکڑ کر آگے کر دیا اور حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں پیش کیا اس طرح رویا کے وہ الفاظ بھی پورے ہوئے کہ ”وہ لڑکا پکڑ کر میرے پاس لایا گیا اور سامنے بٹھایا گیا“

حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کے بیعت کرنے پر حضرت اقدسؑ بہت خوش ہوئے۔ مورخ احمدیت مولانا دوست محمد صاحب شاہد تحریر کرتے ہیں۔

”حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد ان کی بیعت کا پیغام لے کر حضور کی خدمت میں گئے تھے۔ اور حضور نے اس پر بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور غالباً دوسرے ہی روز اپنے گھر میں ان کی دعوت کی جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب بھی شامل تھے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کا بیان ہے:

دو تخت بچھے ہوئے تھے ان پر ایک چارپائی بچھی ہوئی تھی ہم نے وہاں کھانا کھایا حضرت (اماں جان ناقل) کھانا نکال کر دے رہی تھیں اور حضرت صاحب پاس ہی ٹہل رہے تھے اور جہاں تک مجھے یاد ہے نہایت خوش نظر آتے تھے۔ یقین سے تو نہیں کہہ سکتا مگر کچھ یاد پڑتا ہے کہ حضرت اقدسؑ نے میری طرف اشارہ کر کے حضرت خلیفہ ثانی سے کہا محمود یہ تمہارا بھتیجا ہے۔“ (تاریخ احمدیت جلد سوم 489 از مولانا دوست محمد صاحب ایڈیشن دوم دسمبر 1962ء)

آپ اپنی بیعت کے سلسلہ میں مزید فرماتے تھے کہ

”جب میں نے بیعت کی تو میرا بیعت کرنا تائی (یہ حضرت اقدس کی بڑی بھاوج تھیں اور حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کو انہوں نے اپنا بیٹا بنایا ہوا تھا۔ یہ ساری عمر حضرت اقدس کے خلاف رہیں مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے عہد خلافت میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئی تھیں) کو ناگوار گزرا۔ انہوں نے میرے والد صاحب سے شکایت کے رنگ میں کہا ”عزیز نوں مار وگ گئی اے۔“

محترم والد صاحب نے جواباً فرمایا

”تائی خیر اے نمازاں تے پڑھے گا“ (الفضل 24 فروری 1973ء)

<u>ابتدائی تعلیم</u>۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب اپنی ملازمت کے سلسلہ میں قادیان سے باہر ملازم تھے اس لئے آپ والد صاحب کے ساتھ رہے جہاں ملازمت رہی آپ تعلیم پاتے رہے مگر 1901ء میں آپ تعلیم الاسلام سکول میں تعلیم پا رہے تھے اور آپ کے پرائیویٹ ٹیوٹر مکرم ماسٹر فقیر اللہ صاحب تھے۔

حضرت ماسٹر عبدالرحمان صاحب سابق مہر سنگھ بیان کرتے ہیں

صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب (نبیرہ حضرت مسیح موعودؑ) نے جب دسویں جماعت کا امتحان دینا تھا تو میں ان کو گھر پڑھایا کرتا تھا۔ میں ان کے ساتھ بٹالہ گیا جہاں انہوں نے امتحان دینا تھا۔ اور ان کے امتحان کے لئے جانے سے قبل میں دو نفل پڑھتا تھا۔ ایک روز میں نے سلام پھیرتے ہی جلدی سے انہیں کہا کہ فلاں سوال نہیں آتا تو جلدی سے کرلو یہ امتحان میں آئے گا چنانچہ وہ سوال امتحان میں آگیا ان کے کامیاب ہونے پر حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے ایک تھالی مٹھائی اور بیس روپے بھجوائے۔ ماسٹر صاحب نے روپے لینے کی بجائے یہ پسند کیا کہ محلہ دارالفضل والی سات آٹھ کنال اراضی کے مالکانہ حقوق آپ کو منتقل کر دیئے جائیں جو آپ نے خرید کی ہوئی تھی چنانچہ حضرت ممدوح نے ایسا ہی کر دیا۔

(.....احمد جلد ہفتم 96-97 جدید ایڈیشن)

قبولیت احمدیت کے بعد احباب جماعت کا تعلق آپ سے بڑھ گیا اور آپ کے بارے میں اخبار الحکم اور بدر میں مصروفیات کا ذکر ہونے لگا۔ مثلاً الحکم نے لکھا

مرزا عزیز احمد صاحب نبیرہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام علی گڑھ کالج میں تعلیم پانے کے لئے آج روانہ ہوئے۔ (الحکم 24 جنوری 1906ء)

مکرم ماسٹر فقیر اللہ صاحب صاحبزادہ صاحب کو علی گڑھ کالج میں داخل کرانے کیلئے ان کے ساتھ گئے۔ اور ضروری فرنیچر دہلی سے خرید کر پہنچایا اور ان کو اچھی طرح آگاہ کیا کہ علی گڑھ میں نئے طالب علم کو لڑکے تنگ کرتے ہیں اور پنجابیوں کا خاص طور پر فاختہ اڑایا جاتا ہے۔ (.....احمد جلد دہم 23 جدید ایڈیشن)

آپ کے علی گڑھ کالج میں داخلے کو ہدف تنقید بنایا گیا بعض اخبارات نے اعتراضات کیے کہ اسلامیہ کالج لاہور کو چھوڑ کر آپ کو علی گڑھ میں کیوں داخل کیا گیا ہے خاص طور پر ایڈیٹر پنجہ فولاد لاہور نے اس کو موضوع بحث بنایا۔ جس کا تفصیلی ذکر حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب نے اخبار الحکم مورخہ 17 جون 1906ء صفحہ 10 پر ''حضرت اقدس کا پوتا علی گڑھ کالج میں'' کے عنوان سے کیا۔

علی گڑھ میں قیام کے دوران ایک دفعہ آپ نادانستہ طور پر طلباء کی ایک سٹرائک میں شامل ہو گئے۔ جسے حضرت مسیح موعودؑ نے ناپسند فرمایا اور اخبار میں باقاعدہ اعلان شائع فرمایا

(بدر قادیان 14 مارچ 1907ء بحوالہ ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن صفحہ 172)

اس پر آپ نے حضور کی خدمت میں میانوالی سے (جہاں آپ موسمی رخصتوں میں مقیم تھے) لکھا

اس سلسلے میں قابل ذکر بات یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں معافی کا یہ خط حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے لکھا

کرمرزا عزیز احمد صاحب کو بھجوایا تھا کہ اس کو اپنے ہاتھ سے لکھ کر حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں معافی مانگو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت امام زماں حضرت مسیح موعود۔۔۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فدوی اپنے گزشتہ قصوروں کی معافی طلب کرتا ہے اور التجاء کرتا ہے کہ اس خاکسار کی گذشتہ کوتاہیوں کو معاف کر کے زمرہ تابعین میں شامل کیا جائے۔نیز اس عاجز کے حق میں دعا فرماویں کہ آئندہ اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھے

حضور کا عاجز عزیز احمد

اس کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ

''ہم وہ قصور معاف کرتے ہیں۔آئندہ تم پرہیزگار اور سچے .....کی طرح زندگی بسر کرو اور بُری صحبتوں سے پرہیز کرو۔بُری صحبتوں کا انجام آخر بُرا ہی ہوا کرتا ہے

(بدر مورخہ 17-اکتوبر 1907 ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن 173)

حضرت اقدس کا وصال:

حضرت مرزا عزیز احمد صاحب نے فرمایا:

مئی 1908ء میں جب حضرت اقدس کا وصال ہوا تو میں رائے ونڈ ریلوے اسٹیشن کے قریب ایک گاؤں اعظم آباد میں مقیم تھا۔وہاں میرے خسر میرزا اسلم بیگ مرحوم کی اراضی تھی۔وہاں بذریعہ تار میرے والد صاحب نے مجھے حضرت اقدس کے وصال کی اطلاع دی اور مجھے فوری طور پر واپس بلا بھیجا اور میں واپس قادیان چلا گیا۔

(روایات بیان فرمودہ صاحبزادہ میرزا عزیز احمد صاحب رجسٹر روایات ''رفقاء'' نمبر 7 صفحہ 77-79)

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی بیان فرمودہ روایات:

(ا) بیعت سے پہلے خواب:

غالباً مڈل کی جماعتوں میں جب تھا اس وقت یہاں ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب (سابق مہر سنگھ) نے مجھے جو پڑھایا کرتے تھے مجھے کہا ہے کہ......''دعوت الی اللہ'' کی۔اس وقت ہمارے گھر میں سے اور رشتہ داروں میں سے کوئی احمدی نہیں تھا۔۔۔۔۔۔نویں جماعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بھی جو کہ اس وقت سکول میں تعلیم پا رہے تھے کہا ہے کہا ہے''دعوت الی اللہ'' کی۔۔۔۔۔۔ شیخ یعقوب علی صاحب بھی جب موقع ملتا مجھے''دعوت الی اللہ'' کرتے تھے۔

اُس زمانہ میں مجھے کئی خواب آئے مجھے اس وقت صرف ایک یاد ہے۔ اور وہ یہ کہ میں نے دیکھا کہ میں اور حضرت مسیح موعود ایک تالاب کے ایک کنارے پر بندوقیں لئے بیٹھے ہیں اور دوسری طرف مرزا نظام الدین صاحب اور دیگر ان تھے یہ تالاب وہ ہے جو محلّہ دارالانوار میں عبدالرحیم درد صاحب کے مکان کے سامنے واقعہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس وقت مجھے اشتہار بھی دیا کرتے تھے ایک اشتہار جو انہوں نے دیا تھا وہ غالباً عبداللہ آتھم کے متعلق تھا۔

بیعت:

میں نویں جماعت میں تھا جب میں نے بیعت کی۔ ایک دن شیخ یعقوب علی صاحب مغرب کی نماز میں میرے ساتھ ہو لئے (میں اس سے پہلے بھی (بیت) مبارک میں نماز ادا کیا کرتا تھا میں صحیح طور پر نہیں کہہ سکتا مگر اس نماز میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی میرے آس پاس ہی تھے ممکن ہے اور کوئی بزرگ بھی ہو مگر مجھے نام یاد نہیں ہے۔ یہ احباب مجھے عین حضرت مسیح موعود کے پاس لے گئے۔ انہوں نے حضرت اقدس سے کہا کہ عزیز احمد حضور کی بیعت کرنا چاہتا ہے یہ مجھے یاد نہیں کہ آیا حضرت اقدس نے مجھے کچھ کہا کہ نہیں۔ مگر انہوں نے میری بیعت لے لی۔ مجھے بہت مبارکیں دی گئیں۔

غالباً دوسرے ہی روز حضرت اقدس نے اپنے گھر میں دعوت کی۔ اس دعوت میں حضرت خلیفہ ثانی، میاں بشیر احمد صاحب، میاں شریف احمد صاحب، میر محمد اسحاق صاحب اور دوسرے بچے شامل تھے دو تخت پوش بچھے ہوئے تھے ان پر ایک چاندنی بچھی تھی ہم نے وہاں کھانا کھایا۔ حضرت ۔۔۔۔ (اماں جان) کھانا نکال کر دے رہی تھیں اور حضرت صاحب پاس میں ٹہل رہے تھے اور جہاں تک مجھے یاد ہے نہایت ہی خوش نظر آتے تھے۔ حضرت اقدس نے میری طرف اشارہ کر کے حضرت خلیفہ ثانی کو کہا کہ ”محمود یہ تمہارا بھتیجا ہے“

بیعت کے غالباً کچھ دن بعد قبلہ والد صاحب قادیان رخصت پر تشریف لائے اور اماں جی (تائی صاحبہ) نے ان کو کہا کہ ”سلطان احمد دیکھو اسے یعنی (مجھے) کیا ہو گیا اے“

اس پر والد صاحب مرحوم نے کہا تائی ”کی ہویا“ تائی نے کہا ”اینوں بیعت لگے“

اس پر والد صاحب مرحوم نے کہا کہ تائی ساڈے توں تے چنگا ہی رہیگا۔ نمازاں تے پڑھیا کرے گا۔

اس پر غالباً اماں جی کچھ ناراض سی ہوئیں۔ خدا کی قدرت اس دن سے کئی سال بعد اماں جی مذکورہ نے خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

برات میں شمولیت:

اس کے بعد مرزا بشیر احمد صاحب کی شادی میں مجھے حضرت اقدس نے بطور براتی ہمراہی حضرت خلیفہ ثانی،

میر ناصر نواب صاحب، میر محمد اسحاق صاحب وغیرہم بھی تھے بھیجا غالباً دعوت ولیمہ میں بھی میں شامل ہوا تھا۔

میں علی گڑھ کالج میں داخل ہو گیا وہاں 1907ء میں ایک سٹرائیک طلباء نے کی یہ انگریز پروفیسران کالج کے خلاف تھی میں اس میں شامل ہو گیا۔ کو ماسٹر محمد دین صاحب صوفی غلام محمد صاحب اس میں شامل نہ ہوئے۔ اس بناء پر حضرت اقدس نے میرا اخراج جماعت سے کر دیا۔

میں تو خاموش رہا مگر قبلہ والد صاحب نے خود مجھے ایک معافی نامہ تحریر کر کے بھیجا اور لکھا کہ میں اس کی نقل کر کے اس پر دستخط کر کے فوراً بلا تاخیر حضرت اقدس کی خدمت میں ارسال کر دوں میں نے ایسا ہی کیا اور میری معافی کا اعلان ہو گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی بیعت اور محبت وشفقت کے واقعات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بیعت کی سعادت پائی۔ اور خلیفہ وقت سے اپنے ذاتی تعلقات پیدا کئے اور برابر اس میں اضافہ ہوتا رہا حضرت خلیفۃ المسیح الاول بھی ہمیشہ آپ سے بہت شفقت اور مروت سے پیش آتے۔ علی گڑھ میں تعلیم کے دوران آپ سے خط وکتابت کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ جس میں راہنمائی نصیحت اور تعلیم وتربیت سب کچھ ہوتا تھا۔ ایک خط کا نمونہ درج ذیل ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے علی گڑھ میں تعلیم پانیوالے احمدی طلباء کے نام درج ذیل خط تحریر فرمایا

نورالدین کی طرف سے بگرامی خدمت عزیزان

مرزا عزیز احمد، میاں فقیر اللہ، خیر الدین، سردار خان، مولوی عبدالقدیر، شیر محمد، بدر حسین، محمد صاحب، عمر حیات، علاؤالدین۔

اسلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ

میرے پیارو! جہاں تم ہو وہ بڑے بڑے دو امتحانوں کی جگہ ہے۔ وہاں بی اے، ایف اے کے ساتھ کیمبرج آکسفورڈ کی ہوا بھی چلتی ہے اور ہم لوگ وادی غیر ذی زرع کی ہوا کے گرویدہ ہیں اور اس کے دلدادہ۔ ذراہمت سے کام لو کہ دونوں طرح پاس ہو جاؤ۔ فازفوز اعظیما کا گروہ بنو۔ آمین یارب العالمین

(خالد نومبر 1962ء صفحہ 10)

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی امتحان ایم۔اے میں کامیابی

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد نے گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم۔اے کا امتحان دیا تھا۔ مئی 1913ء کے آخری عشرہ میں جو نتیجہ نکلا۔ تو آپ اپنی کلاس میں اوّل آئے۔ اس سلسلہ میں خاکسار نے جب حضرت مرزا صاحب موصوف سے

گفتگو کی تو آپ نے ایک نہایت ہی دلچسپ بات بیان فرمائی جو یہ ہے کہ

''میں نے جب ایم ۔اے کا امتحان دیا ۔تو چونکہ ہاؤس ایگزیمینیشن (House Examination) میں عموماً فیل ہوا کرتا تھا اس لئے اس امر کا وہم بھی نہیں کر سکتا تھا کہ میں اپنی کلاس میں اول بھی آ سکتا ہوں ۔لیکن ایک روز جب کہ امتحان بہت نزدیک تھا ۔رات بارہ بجے جو میں سونے لگا ۔تو میں نے خیال کیا کہ آج تہجد ہی کیوں نہ پڑھ لیں ۔چنانچہ میں نے وضو کیا ۔نماز کے لئے کھڑا ہوا تو سجدے میں یہ دعا کی یا اللہ ! مجھے امتحان میں فرسٹ کر دے کل پانچ ہی تو طالبعلم ہیں ۔ان میں سے اول نمبر پر پاس کرنا تجھے کیا مشکل ہے ۔میں یہ دعا کر ہی رہا تھا کہ نماز ہی میں میری ہنسی نکل گئی اور میں سو گیا ۔رات خواب میں دیکھا (ایک چبوترہ ہے جس پر حضرت نواب محمد علی خان صاحب ایک کرسی پر بیٹھے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں کہ عزیز احمد کو دوائی دو ۔ناقل [1]) کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں تم یونیورسٹی بھر میں اول نمبر پر پاس ہو گے اور ساتھ ہی فرمایا کہ تہجد کی نماز سے تمہارے بڑے بڑے کام ہوں گے ۔اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور پھر میں ہنس پڑا ۔جب امتحان دے کر واپس قادیان پہنچا ۔تو حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ۔سناؤ میاں ! کوئی خواب آئی ہے ؟ میں نے عرض کی کہ حضور ! یہ خواب آئی ہے ۔فرمایا [2] تم یقیناً یونیورسٹی بھر میں اول نمبر پر پاس ہو گے ۔میں نے کہا حضور ! یہی بات تو ناممکن نظر آتی ہے ۔فرمایا ۔تم میرے ساتھ شرط کر لو ۔میں نے عرض کی ۔حضور ! شرط تو جائز نہیں ۔فرمایا ہم جائز کر لیں گے ۔اگر تم نے اول پوزیشن حاصل کر لی تو پچاس روپے میرے یتیم خانے میں دے دینا ۔بصورت دیگر پچاس روپے میں تم کو دے دوں گا ۔ان دنوں امتحانوں کے نتائج تین چار روز کے بعد ہی نکل آیا کرتے تھے ۔یہ باتیں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے مطب میں ہو رہی تھیں ۔جب باہر نکلا تو میاں شیخ محمد صاحب چٹھی رساں نے مجھے اونچی آواز میں مبارکباد دی اور کہا کہ میاں ! آپ یونیورسٹی بھر میں اول نمبر پاس ہوئے ہیں ۔پندرہ بیس تاریں مجھے بھی دیں ۔جو میرے دوستوں نے میرے نام بھیجی تھیں''۔

حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ

''یہ نتیجہ چونکہ میری توقع کے بالکل خلاف تھا ۔اس لئے اطمینان قلب کے لئے میں لاہور گیا ۔جب وہاں اس نتیجہ کو درست پایا ۔تو بہت خوشی ہوئی''

حضرت مرزا صاحب موصوف نے یہ بھی فرمایا کہ

''حضرت خلیفہ اول نے یہ بات بھی بیان فرمائی تھی کہ میاں تہجد پڑھنے سے تمہارے بڑے بڑے کام ہوا کریں گے ۔آپ کے اس قول کو بھی میں نے اپنی زندگی میں آزمایا ہے ۔جب بھی میں نے تہجد میں کسی امر کے لئے دعا کی ہے ۔اللہ تعالیٰ نے میرا وہ کام کر دیا ہے ۔فالحمد للہ علیٰ ذالک''

حضرت صاحبزادہ صاحب کو ایک دفعہ پیشاب کی تکلیف ہو گئی تو آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی خدمت میں

---

[1] یہ وضاحت مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے کی ہے۔

[2] اس سے ظاہر ہے کہ اس خواب کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفہ اول کو بھی دے دی تھی۔

علاج کیلئے حاضر ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے معائنہ کے بعد علاج ،نیم برشت انڈہ تجویز فرمایا۔ صاحبزادہ صاحب فرمانے لگے حضور پیشاب میں انڈہ تو ضرر رساں ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول فرمانے لگے: نہ تم حکیم نہ تمہارا باپ حکیم نہ تمہارا دادا حکیم ہم نے تمہارے دادا کو حکیم سمجھ کر نہیں مانا تھا۔ البتہ تمہارا پڑ دادا حکیم تھا۔ اور نسخہ والا کاغذ پھاڑ دیا۔

اس طرح ایک دفعہ گھر میں کوئی بیمار ہوا تو رات کے وقت حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح اول کی خدمت میں آپ کو بیمار دیکھنے کے لئے کہا۔ خاکسار حضرت خلیفہ اوّل کی خدمت میں حاضر ہوا معائنہ کے بعد دوا تجویز کی۔ حضرت مرزا سلطان صاحب رات بیوقت تکلیف دینے پر معذرت کرنے لگے۔ حضرت خلیفہ اول نے وفور محبت سے آپ کے گلے میں باہیں ڈال دیں اور فرمایا میاں تکلیف کیسی ہم تو تمہارے غلام بلکہ تمہارے غلاموں کے بھی غلام ہیں۔

شادی:

مرزا عزیز احمد صاحب نے دو شادیاں کیں:

پہلی شادی جنوری 1911ء میں مکرمہ شریفہ بیگم صاحبہ دختر مرزا اسلم بیگ صاحب لاہور سے ہوئی۔ جو آپ کے پہلے بھی رشتہ دار تھے۔ جو تین بچے صاحبزادی نصیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا مظفر احمد صاحب مرحوم ،مرزا سعید احمد صاحب ،مرزا مبارک احمد صاحب چھوڑ کر وفات پا گئیں۔ صاحبزادہ مرزا سعید احمد صاحب نے 13 جنوری 1938ء دوران تعلیم لندن میں وفات پائی۔ مرزا مبارک احمد صاحب 1942ء میں فوت ہو گئے۔

دوسری شادی محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب (جو حضرت اماں جان کے چھوٹے بھائی تھے) فروری 1930ء کو ہوئی۔ آپ نے 24 جون 1987ء کو وفات پائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب (ناظر اعلیٰ و امیر مقامی)۔ صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب (ناظر دیوان ،صدر مجلس انصار اللہ) اور چار صاحبزادیاں چھوڑی ہیں۔

آپ کی پہلی منگنی کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں

''مجھے وہ دن بھی یاد ہے کہ جہاں آج کل مرزا گل محمد کی دوکانیں ہیں وہاں ایک چبوترہ ہوا کرتا تھا۔ جس پر عام لوگ بیٹھ جایا کرتے تھے مرزا نظام الدین صاحب اور ان کے بھائی بھی وہاں بیٹھ جاتے اور بعض احمدی بھی بعض دفعہ بیٹھ جاتے۔ ہم بچے بھی کبھی وہاں کھیلا کرتے تھے۔ میری عمر اس وقت سات آٹھ سال کی تھی ہم وہاں کھیل رہے تھے۔ کہ ایک چھوٹی سی لڑکی جو چار پانچ سال کی ہو گی وہاں کھیلتی ہوئی آئی اور کسی نے مجھ سے کہا کہ یہ لڑکی تمہارے بھتیجے عزیز احمد کی منگیتر ہے (اس وقت تک

شاید مرزا عزیز احمد صاحب سے میری ملاقات ابھی نہیں ہوئی تھی) میں نہیں جانتا کہ آج کل کے بچوں میں بھی یہ احساس ہے یا نہیں مگر اس وقت مجھے یہ بات بڑی ہی شرمناک معلوم ہوئی میرا دل دھڑکنے لگ گیا مجھے پسینہ آ گیا اور میں نے کہا یہ منگیتر ہے اس سے میں سمجھتا ہوں کہ بچپن میں ہی یہ بات طے ہو چکی ہوگی۔ پھر ہم بڑے ہوئے ہماری شادیاں ہوئیں۔

(خطبات محمود جلد سوئم نکاح صفحہ نمبر 480)

آپکی تقریب نکاح کے بارے میں اخبار بدر نے بھی لکھا ہے

ہمارے مرزا عزیز احمد صاحب احمدی جن کو احمدیہ پبلک سے انٹروڈیوس کرنے کیلئے مجھے کہنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے کا نکاح لاہور میں مرزا اسلم بیگ کی لڑکی سے ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس قران السعدین کو مبارک کرے۔

(اخبار بدر 3 تا 10 نومبر 1910ء)

تقریب شادی کے سلسلہ میں اخبار بدر نے لکھا

حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کی شادی خانہ آبادی:

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب بی۔اے جن کا نکاح لاہور ہو چکا تھا۔ آپ اپنی دلہن کو لے کر قادیان تشریف لے آئے۔ سب سے پہلے دلہا دلہن حضرت خلیفۃ المسیح (اول) کے حضور حاضر ہوئے اور بیعت کی۔ اس کے بعد قادیان میں بھی ولیمہ ہوا۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ نے اس خوشی میں مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کو ایک سو روپیہ دیا اور پھر جلد واپس تشریف لے گئے۔ (بدر 5 جنوری 1911ء)

آپ کے دوسرے نکاح کے موقعہ 20 فروری 1930ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا

اس وقت میں مرزا عزیز احمد صاحب کے نکاح کے اعلان کیلئے کھڑا ہوا ہوں جو کہ نصیرہ بیگم بنت میر محمد اسحاق صاحب سے قرار پایا ہے مرزا عزیز احمد صاحب کو پچھلے عرصہ میں قادیان کم آتے رہے ہیں اور جب آتے ہیں تو بہت کم لوگوں سے ملتے ہیں یہ نہیں کہ مجھ سے نہیں ملتے بلکہ باقی جماعت کے لوگوں سے سوائے اپنے چند احباب کے کم ملتے ہیں مگر ساری جماعت کے لوگ ان سے واقف ہیں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے ہیں اور انہیں ایک فوقیت حاصل ہے اور وہ یہ کہ جب ہمارے بڑے بھائی مرزا سلطان احمد صاحب کو سلسلہ کے متعلق اظہار خیال کا موقع نہ ملا تھا۔ اس وقت انہوں نے بیعت کی تھی۔ اگرچہ ان کی اس وقت کی بیعت میں اساتذہ کا بہت کچھ دخل تھا اور خود میرا بھی دخل تھا۔ میرے ذریعہ ہی ان کی بیعت کا پیغام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا گیا تھا اور مجھے خوب یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی والدہ سے بہت محبت تھی جبکہ خاندان میں بہت مخالفت تھی اور آنا جانا بھی بند تھا۔ تو حضرت مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ عزیز احمد کی والدہ کئی بار آیا جایا کرتی ہیں اور روتی رہتی ہیں کہ لوگوں نے خاندان میں یہاں تک تفرقہ ڈال دیا ہے کہ ہم ایک دوسرے سے مل بھی نہیں سکتے۔

دوسرا خاندان میر صاحب کا ہے جن سے ساری قادیان واقف ہے واقف تو مرزا عزیز احمد صاحب سے بھی ہے مگر میں نے اس لئے ذکر کیا ہے کہ وہ اس نقص کی اصلاح کرلیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ دوست اس نکاح کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں گے میں پانچ ہزار روپیہ مہر پر اس نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔ (خطبات محمود جلد سوم نکاح صفحہ نمبر 246-247)

شادی کی تقریب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی آپ کی دوسری شادی میں شامل ہوئے۔ سیدہ نصیرہ بیگم حضرت مصلح موعود کی ماموں زاد تھیں۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے موقعہ کی مناسبت سے شادی بیاہ کے بارے میں بعض ہدایات بیان فرمائیں۔ اس کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بھی تقریر فرمائی جو لجنہ اماء اللہ کی شائع کردہ کتاب اوڑھنی والیوں کے لئے پھول صفحہ 247 تا 249 درج ہے۔ بعد میں حضور نے اپنی دعاؤں کے ساتھ دلہن کو رخصت فرمایا۔ اگلے دن صاحبزادہ صاحب نے دعوت ولیمہ کا انتظام فرمایا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے علاوہ قادیان کے معززین کی کثیر تعداد نے شرکت فرمائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کے نکاح مورخہ 26 دسمبر 1955ء کے موقعہ پر فرمایا

یہ لڑکا بھی ہمارے خاندان میں سے وقف ہے مرزا عزیز احمد صاحب کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق دی کہ وہ اپنے اس بچہ کو اعلیٰ تعلیم دلائیں چنانچہ اس کا یہ لڑکا ایم۔اے میں پڑھ رہا ہے ابھی پاس تو نہیں ہوا لیکن انگریزی میں ایم۔اے کا امتحان دے رہا ہے اور کہتے ہیں کہ انگریزی میں بڑا لائق ہے میرا ارادہ یہ ہے کہ بعد میں یہ کالج میں پروفیسر کے طور پر کام کرے۔

(خطبات محمود جلد سوم نکاح صفحہ نمبر 625)

صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بطور انگریزی کے استاد کے خدمت کی توفیق ملی۔ 1972ء میں تعلیمی اداروں کی نیشنلائزیشن کے بعد آپ کو ناظر خدمت درویشاں۔ ناظر امور عامہ۔ ناظر خارجہ۔ صدر انصاراللہ پاکستان۔ حال ناظر اعلیٰ و امیر مقامی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

دوسرے صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کو بھی وقف زندگی کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ نے ایم۔اے تک تعلیم پائی وقف زندگی کے بعد بطور ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز۔ ناظر تعلیم۔ ناظر اصلاح وارشاد مقامی۔ ناظر دیوان۔ صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ، خدمت کی سعادت پائی۔ اس وقت صدر انصاراللہ پاکستان۔ ناظر دیوان اور صدر بیوت الحمد سوسائٹی، نائب صدر وقف جدید کے طور پر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

بیعت خلافت ثانیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے وصال 13 مارچ 1914ء کے بعد 14 مارچ 1914ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا انتخاب عمل میں آیا۔ موقعہ پر موجود افراد جماعت نے فوراً بیعت کرلی۔ ان بیعت کرنے والوں میں حضرت صاحبزادہ صاحب بھی شامل تھے۔

بیرونی جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان، 15/مارچ 1914ء

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے وصال اور تجہیز و تکفین نیز خلافت ثانیہ کے قیام کے بعد بیرونی جماعتوں کو جو اطلاع بذریعہ "الفضل" دی گئی۔ اس کے علاوہ کنندگان میں نمبر 29 پر مرزا عزیز احمد ایم اے قادیان کا نام درج ہے۔

بیعت خلافت ثالثہ

حضرت مصلح موعود کی وفات کے بعد حضرت مصلح موعود کی قائم کردہ خلافت کمیٹی کا اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی کارروائی سے احباب جماعت کو اطلاع دینے کی غرض سے الفضل میں ایک اعلان شائع کیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا انتخاب

تمام احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آج 8 نومبر 1965ء بعد نماز عشاء...... مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی .... کی مقررہ کردہ مجلس انتخاب خلافت کا اجلاس بصدارت جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ منعقد ہوا۔ جس میں حسب قواعد ہر ممبر نے خلافت سے وابستگی کا حلف اٹھایا اور اس کے بعد حضرت مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ ربہ کو آئندہ خلیفۃ المسیح اور (......) منتخب کیا اور اراکین مجلس انتخاب نے اس وقت آپ کی بیعت کی جس کے بعد آپ نے خطاب فرمایا اور پھر تمام موجود احباب نے جن کی تعداد اندازاً پانچ ہزار تھی رات کے ساڑھے دس بجے آپ کی بیعت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس انتخاب کو منظور فرما کر نہایت بابرکت فرمائے۔ اس سے ہم ایک دفعہ پھر ایک نازک دور میں سے گزر کر الوصیت کی پیشگوئی کے مطابق ایک ہاتھ پر جمع ہوگئے ہیں۔ الحمد للہ۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

(الفضل 10 نومبر 1965ء صفحہ 1)

(باقی آئندہ)

مجلس مشاورت 2008ء کی ایک اہم کارروائی

امسال پاکستان بھر کی جماعتوں کی مجلس مشاورت مورخہ 28 تا 30 اپریل ''ایوان محمود ربوہ'' میں منعقد ہوئی۔ دوران مشاورت تیسرے اور آخری دن مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر خلیفہ وقت کے ساتھ تجدید وفا کا اظہار کرنے کے لئے درج ذیل تحریک پیش کی۔

''بسم اللہ الرحمن الرحیم

26 رمئی 1908ء منگل کا دن ایک اداس دن تھا جس کے لئے خدا تعالیٰ ایک لمبے عرصے سے جماعت کے دلوں کو تیار کر رہا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے بار بار ہونے والی وحی کے باوجود احباب کے دل اس پر یقین کرنے کو آمادہ نہ تھے جب وہ دن آیا تو یوں محسوس ہوا گویا وہ اچانک آیا ہے اُس روز خدا کی تقدیر نے اپنی ایک مجسم قدرت کو اپنے پاس بلا لیا اور آنحضرت ﷺ کی پیش خبریوں کے مطابق دین محمدی کی تجدید اور شریعت محمدی کے قیام کے لئے معبوث ہونے والے مسیح ومہدی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوۃ والسلام اپنے مفوضہ کام کی تکمیل کے بعد اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

کل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

اور اس طرح جماعت کے احباب کے دل جو جاننے کے باوجود یقین کرنے پر آمادہ نہ تھے ایک گہری اداسی میں ڈوب گئے اور خدا تعالیٰ کی وہ بات پوری ہوئی کہ

''بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اُس دن سب پر اداسی چھا جائے گی **قرب اجلک المقدر**''

جماعت احمدیہ اور جماعت کے احباب بظاہر بے سہارا اور یتیم رہ گئے غم نے انہیں از خود رفتہ بنا دیا اور دنیا ان کی نظر میں اندھیر ہو گئی مگر جیسا کہ خدائے قادر ومقتدر نے اپنے مسیح کو پہلے سے ہی خبر دیدی تھی۔ 27 رمئی یعنی حضور کے وصال کے اگلے ہی روز غم زدگان کا قافلہ

دردمند دلوں کے ساتھ اپنی متاعِ عزیز کو کاندھوں پر لئے قادیان پہنچا اور اسی روز شام کے وقت قادیان کی مقدس بستی میں خدا تعالیٰ کی دوسری قدرت کا ظہور ہوا اور جماعت احمدیہ کے افراد نے حضرت مولانا حکیم نورالدین کے مبارک ہاتھ میں اپنے ہاتھ دے کر اطاعت فرمانبرداری اور وفاداری کا عہد کیا اور خدا کی قدرت کے ہاتھ نے بے قرار دلوں کو قرار بخشا غم زدوں کے دلوں پر سکینت اور اطمنان اور تسلی کا مرہم رکھا اور جماعت ایک نئے حوصلہ، نئے ولولہ اور نئے عزم اور ارادے کے ساتھ اپنے راستہ پر گامزن ہوگئی۔

ہم افراد جماعت احمدیہ پاکستان اس بات کے گواہ ہیں کہ اُس روز سے آج کے دن تک خدا تعالیٰ نے اپنی غالب قدرت کے ساتھ اس پودے کی حفاظت اور آبیاری کی جسے اس نے 27 رمئی 1908ء کو اپنے ہاتھ سے قادیان میں لگایا تھا۔

ہم اس بات کے بھی گواہ ہیں کہ گزرنے والی صدی کے ہر لحہ اور ہر آن یہ پودا پروان چڑھتا رہا اور اب خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی مدد سے وہی پودا ایک عظیم الشان اور تناور درخت بن چکا ہے جس کی شاخیں قادیان سے باہر دنیا کے پونے دوصد سے زائد ممالک پر سایہ فگن ہیں جن کے راحت بخش سائے میں کروڑوں روحیں آرام پا رہی ہیں۔

ہم پاکستان کے احمدی اس بات کی بھی شہادت دیتے ہیں کہ گزشتہ ایک صدی میں جماعت اور افراد جماعت پر نہایت خطرناک اور خوفناک لمحات بھی آئے جب یوں محسوس ہوتا تھا کہ گویا جماعت کا وجود ہی خطرے میں ہے لیکن ہر ایسے موقعہ پر خدا تعالیٰ کی قدرت ثانیہ کے مظاہر کی عدیم المثال قیادت اور راہنمائی اور ان کی خدا تعالیٰ کے حضور دردمند دعاؤں کے طفیل نہ صرف یہ کہ جماعت ان مراحل سے بخیر وخوبی گزری بلکہ پہلے سے بڑھ کر کامیاب اور سرخرو ہو کر اُبھری۔

خدا تعالیٰ کی اس بے مثال نعمت اور عظیم الشان انعام پر ہمارے دل جہاں اپنے رب کے لئے شکر اور حمد کے جذبات سے لبریز ہو کر ہر آن اس کے حضور سجدہ ریز ہیں وہاں ہماری یہ بھی خواہش ہے کہ ہم خلافت احمدیہ کی پہلی صدی کی تکمیل کے اس پُر مسرت اور تاریخی موقعہ

پر قدرت ثانیہ کے مظہر خامس کے حضور بھی اپنے دل کی اس کیفیت اور جذبات محبت وعقیدت پیش کرتے ہوئے اِس بابرکت موقعہ پر ہدیہ تبریک پیش کریں اور یہاں جمع ہونے والے نمائندگان اپنے اپنے علاقہ کی جماعت کے افراد مرد، عورت، بچے، جوان اور بوڑھے کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے عہد اطاعت فرماں برداری اور صدق ووفا کی تجدید کریں جو ہمارے بزرگوں نے 27 مئی 1908 کے دن قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل سے کیا تھا۔''

اس کے بعد اس تحریک کی تائید میں درج ذیل احباب نے مختصر تقاریر کیں اور اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا۔

مکرم مختار احمد ملہی صاحب امیر ضلع گوجرانوالہ، مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب امیر ضلع سیالکوٹ، مکرم محمود احمد صاحب لاہور، مکرم نذیر احمد خادم صاحب بہاولنگر، مکرم مبشر احمد دہلوی صاحب سرگودھا، مکرم سجاد اکبر صاحب فیصل آباد، مکرم بشارت احمد رانا صاحب کراچی، مکرم شیخ کریم الدین صاحب امیر ضلع بہاولنگر، مکرم پیر افتخار الدین صاحب راولپنڈی، مکرم فضل الرحمٰن صاحب امیر ضلع راولپنڈی، مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر ضلع لاہور، مکرم شیخ مظفر احمد صاحب امیر ضلع فیصل آباد، مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب، مکرم حافظ مظفر احمد صاحب، مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان، مکرم سلطان محمود انور صاحب، مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر۔

بعدۂ مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ امیر مقامی وصدر مجلس مشاورت 2008ء نے درج ذیل ایمان افروز قرارداد پاکستان کے سب احمدیوں کی ترجمانی میں پیش کی۔ جسے سب نمائندگان نے بالاتفاق منظور کیا۔

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدنا وامامنا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم جملہ نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ پاکستان جو 2008ء کی اس تاریخی مجلس مشاورت کیلئے ربوہ میں اکٹھے ہوئے ہیں۔ حضور ایدکم اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے تاریخی۔ تاریخ ساز اور عہد آفرین موقع پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اور پاکستان کے تمام احمدیوں کی طرف سے بارگاہ خلافت میں مبارکباد عرض

کرتے ہیں۔

اما مثلاً! ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد جاری ہونے والی خلافت قرآن کریم میں مذکور خدائی وعدہ

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـــًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۝ (سورۃ النور: 56)

کے مطابق قائم ہوئی ہے۔

اور ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمان سچا اور برحق ہے کہ "اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا وے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے۔"

(الوصیت روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۵)

سیدنا! اس پر مسرت اور بابرکت موقع پر ہم خلافت احمدیہ کے قدیمی جاں نثار اور حضور کے خدام پاکستان کے احمدی اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنے

سوسالہ ماضی کی طرح آئندہ بھی ہمیشہ خلافت احمدیہ کے وفادار اور فرماں بردار رہیں گے اور خلافت احمدیہ کی طرف سے جاری ہونے والے ہر حکم اور ہر فرمان کی اطاعت کرنا اپنے لئے ایک سعادت یقین کریں گے۔

سیدنا! اس مبارک موقع پر ہم حضور ایدکم اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یہ بھی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ حضور ہم میں سے ہر ایک کو مرد ہو یا عورت بچہ ہو یا جوان یا بوڑھا۔ خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے اور اس کے استحکام اور اسکی مضبوطی کیلئے قربانی پیش کرنے کیلئے ہمیشہ تیار اور آمادہ پائیں گے انشاءاللہ

سیدنا! ہم پاکستان کے احمدی دنیا کے تمام لوگوں بلکہ دنیا کے تمام احمدیوں سے بھی زیادہ خوش قسمت زیادہ خوش بخت اور زیادہ اقبال مند ہیں کہ ہم قدرت ثانیہ کے مظاہر کی ذاتی۔ براہ راست اور بلاواسطہ نگرانی میں پروان چڑھے ہیں ہمارے دل اللہ تعالیٰ کے اس بے پایاں احسان پر شکر کے جذبات سے لبریز ہو کر اس کے حضور سجدہ ریز ہیں۔

امامنا! جہاں ہم اپنی اس خوش بختی پر شاداں اور فرحاں ہیں وہاں ہمیں اس بات کا بھی احساس ہے کہ اس خوش بختی کے نتیجہ میں ہم پر استحکام خلافت کے سلسلے میں ساری دنیا کے احمدیوں سے زیادہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے اور ہم اس کے لئے اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو کر اُسی سے مدد کے طالب ہیں کہ وہ ہمیں اپنی اس ذمہ داری کو پورا کرنے کی توفیق بخشے اور ہمیں خلافت احمدیہ کے ساتھ غیر مشروط وفا کرنے اور ہر فرمان خلافت کی تعمیل کرنے کی طاقت عطا فرمائے۔

اے ہمارے رب ہم کمزور اور ناتواں ہیں لیکن تیرے رسول ﷺ کے دین کی ترویج اور اشاعت کے لئے آنے والے مسیح ومہدی علیہ السلام کے غلام اور جاں نثار ہیں اے ہمارے رب اپنے رسول ﷺ اور اپنے مسیح اور مہدی علیہ السلام کے صدقے میں ہم پر رحم فرما اور ہمیں اپنے اس عہد وفاداری کو پورا کرنے کے لئے قوت اور طاقت عطا فرما۔ آمین یا ارحم الراحمین آمین

سیدنا ومرشدنا! خوشی کے اس موقع پر ہم اپنے دلوں میں خوشی اور مسرت کے ساتھ ساتھ غم کی ایک لہر بھی پاتے ہیں۔حضور! ہم پاکستان کے احمدیوں نے خلافت کے زیر سایہ پرورش پائی ہے اور ہمارا بچپن خلافت احمدیہ کی گود میں گزرا ہے اور ہم ہر وقت اپنے سروں پر خلافت کی بلاواسطہ نگرانی کے عادی اور خلافت کے فیضان سے براہ راست فیض یاب ہونے کے خوگر ہیں۔جبکہ گزشتہ تقریباً رُبع صدی سے ہم خلافت احمدیہ کی اپنے درمیان موجودگی سے محروم ہیں اس محرومی پر ہمارے دل دردمند اور ہماری آنکھیں گریاں ہیں اور ہمارے دل ہمہ وقت خدا تعالیٰ کے حضور فریاد کناں ہیں کہ خدائے قادر ومقتدر لرادک الی معاد کے وعدے کو پورا فرماتے ہوئے ہمارے امام ہمارے مرشد اور ہمارے محبوب کو دوبارہ ہمارے درمیان لائے اور ہماری آنکھیں اس کو اپنے درمیان دیکھ کر ٹھنڈی ہوں اور ہمارے دل اس کے دیدار سے فرحت پائیں۔

اے ہمارے رب ہم دورافتادگان پر رحم فرما۔ہم مہجوروں کی فریاد کو سن اور ہم فُرقت زدوں کو وصل محبوب سے شادکام کر۔آمین!

سیدنا وامامنا! حضور سے دوری کی وجہ سے ہم اداس تو ضرور ہیں مگر مایوس نہیں ہم غم زدہ اور دل گرفتہ بھی ہیں مگر اس کے ساتھ ہی ہمارے دل اس یقین سے پُر بھی ہیں کہ انشاء اللہ جلد ہمارا رب ایسا نشان دکھلائے گا جس سے مخالفین کی نظریں جھک جائیں گی اور مکذّبین خوار ہو جائیں گے ہمارا ایمان ہے کہ وہ وقت بہت نزدیک ہے جب ہمارا قادر وقدیر خدا اپنی قدرت کا ایسا کرشمہ دکھلائے گا جس سے ہمارا وطن جو ہمارے محبوب کی عدم موجودگی کے باعث ہمارے لئے دشت خار ہے دوبارہ گلشن وگلزار ہو جائے گا اور ہم اپنے محبوب کو اپنے درمیان پائیں گے!

ہم ہیں خلافت احمدیہ کے قدیمی جاں نثار۔حضور کے غلام

نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ پاکستان

یہی رُوحِ مُردہ کو آوازِ "قُم"

(کلام: مکرم عبد السلام اسلام)

وہ رشکِ ملائک یہی تاج ہے
یہی آدمیت کی معراج ہے
یہ نُورِ خدا کی ہے جلوہ گری
یہ تکوین کا نقطۂ محوری
نظامِ خلافت سے پائندہ تر
اسی سے یہ خاکی ہے تابندہ تر
ازل سے ابد تک یہ اعجازِ "قُم"
یہی رُوحِ مُردہ کو آوازِ "قُم"
"عدوئے مبیں" اِس سے پامال ہے
قبائے خلافت تری ڈھال ہے
گھٹاؤں میں اِس کی نظر برق ریز
یہ افواجِ باطل کو حکمِ گریز
شہی کا نہ جمہوریت کا راج
یہ دونوں کا گویا حسیں امتزاج
بظاہر یہ جمہور کا ساز ہے
مگر قُدرتِ حق کی آواز ہے
یہ زِندہ تو زندہ ہے دینِ متیں
یہ قُدرت کے جلوؤں کا عکسِ حسیں
اگر پاسبانی کا اِحساس ہے
سدا یہ امانت تیرے پاس ہے

ریسرچ امراض جلد

(REASERCH OF SKIN DIEASES)

(مکرم ڈاکٹر سید مبشر احمد شاہ صاحب راولپنڈی)

جلد کی ساخت:

یہ ایک سخت اور موٹی تہہ ہے۔انسان کے تمام جسم پر پھیلی ہوئی ہے۔بنیادی طور پر یہ اپی تھیلیم بافت یعنی (Epithelial Tissue) کی ایک قسم ہے۔یہ دو تہوں (Layers) پر مشتمل ہے۔بیرونی تہہ اپی ڈرمس (Epidermis) اور اندرونی تہہ ڈرمس (Dermis) کہلاتی ہے۔جلد کی بیرونی تہہ جو کے خلیاتی ہے۔اس کی موٹائی جسم کے مختلف مقامات پر مختلف ہوتی ہے۔

سب سے زیادہ ہتھیلیوں اور تلوں میں موٹائی ہوتی ہے۔جو ایک ملی میٹر سے بھی زیادہ ہے اور کمر کے مہرے پر اس کی موٹائی سب سے کم ہوتی ہے۔بیرونی تہہ میں خون کی نالیاں اور اعصاب نہیں پائے جاتے بلکہ اس کی پرورش لمف کے ذریعے ہوتی ہے۔یہ تہہ باہر سے اندر کی طرف پانچ پرتوں سے بنی ہے۔جلد کی اندرونی تہہ مضبوط سخت اور لچکدار سفید ریشے دار بافت سے بنی ہے۔جس سے لچکدار ریشے مل کر جال بناتے ہیں۔

پیر کے تلوں اور ہتھیلیوں میں اس کی موٹائی زیادہ ہوتی ہے۔

لیکن آنکھ کے پپوٹوں،خصیے اور مردانہ اعضاء تناسل پر یہ نہایت باریک و نازک ہوتی ہے۔

اس اندرونی تہہ میں خون کی نالیاں،لمفی نالیاں اور حسی اعصاب کے سرے پائے جاتے ہیں۔

جلد کے افعال وکردار

جسم کے اندرونی اعضاء اور جلد کے نیچے موجود عضلات،اعصاب،شریانیں،اور وریدوں کی حفاظت کرنا۔

چھونے کی حس کو حسی اعصاب کے ذریعہ دماغ تک پہنچانا۔

پسینہ اور تیل جیسا سیال مادہ سیبم (Sebum) خارج کرنا۔

جسم میں پانی کا توازن برقرار رکھنا تاکہ جسم سے پانی باہر نہ نکل سکے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ نفسیات کا اثر بھی جلد پر ہوتا ہے۔جلد انسان کے اندرونی جذبات کی آئینہ دار ہوتی ہے۔

چربی اکٹھی ہونے کی جگہ کسی قسم کی الرجی سے جلد پر فوراً سرخ دھبے پڑ جاتے ہیں۔

جلد درجہ حرارت کو باقاعدہ رکھنے کے لئے بنیادی اصولوں پر عمل کرتی ہے۔

i- جسم کی حرارت بڑھنے پر اس کا اخراج کرنا۔

ii- جسم میں حرارت کم ہونے پر اخراج روک دینا۔

حفاظت اور جسمانی درجہ حرارت کا کنٹرول۔ جلد انسانی جسم کو تمام بیرونی محرکات سے محفوظ رکھتی ہے۔بیکٹریا کو جسم میں داخل ہو کر بیماری پیدا کرنے کا موقع نہیں ملتا۔

پسینہ کی صورت میں جسم کی بہت سی حرارت خارج ہو جاتی ہے۔جلد کے نیچے BLOOD CAPILLARIES کے گچھے بہت زیادہ تعداد میں موجود ہوتے ہیں جو کہ جسم درجہ حرارت کو خارج کر دیتا ہے۔جبکہ سردیوں میں اس کے برعکس ہوتا ہے۔یہ سکڑ جاتے ہیں۔اور زیر جلد کم خون گردش کرتا ہے۔جس میں سے بذریعہ جلد حرارت کا اخراج بھی کم ہوتا ہے۔

احساس کا دماغ تک پہنچنا۔جلد بیرونی ماحول سے احساسات کو اعصابی نظام تک پہنچاتی ہے۔چھونے کی، درد کی، ٹمپریچر کی، حس وغیرہ جلد کے ذریعے اعصابی نظام تک جاتی ہیں۔اس مقصد کے لئے جلد میں مخصوص اعصاب NERVES ہوتے ہیں۔

فاضل ناکارہ مادوں کا اخراج۔ جلد کے ذریعے بہت سارے نمکیات اور فاضل مادے خارج ہو جاتے ہیں۔جو کہ پسینے کی صورت میں جسم سے خارج ہوتے ہیں۔مثلاً خون میں یوریا UREA کی مقدار بہت زیادہ ہونے کی صورت میں یوریا پسینے کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔اور جلد پر جم جاتا ہے۔جسے یوریا فراسٹ UREA FROST کہتے ہیں۔

تعمیری کام: جلد میں موجود ارگوسٹرال ERGOSTEROL وٹامن ڈی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

سٹوریج۔وٹامن ڈی جلد میں ذخیرہ ہوتا ہے۔

جلد کا غدودی کردار: جلد میں موجود سیبیکیوس SEBACEOUS GLAND ایک چکنا مرکب بناتے ہیں جو سیبم SEBUM کہلاتا ہے۔اور جلد کو چکنا رکھتا ہے کیونکہ سردیوں کے موسم میں جبکہ سیبم بننا کم ہو جاتا ہے۔تو جلد پھٹ جاتی ہے۔

کان کا میل بھی سیبم کی ایک شکل ہے۔اس میں جراثیم کش خصوصیات بھی ہوتی ہیں۔

ناخن کے نچلے حصے کا تعلق جلد کی نچلی تہہ کوریم corium سے ہوتا ہے۔ناخن کے نیچے ملحقہ جلد میں کافی تعداد میں خون کی

رگیں پائی جاتی ہیں۔ جنھیں BLOOD CAPILLARIES کہا جاتا ہے۔

بال کی جڑ جلد کے نچلے حصہ ڈرمس میں پائی جاتی ہے۔ اور یہ ایک گانٹھ KNOB کی شکل کی ہوتی ہے۔

جلدی امراض DISEASES:

☆۔ جلد خشک اور کھردری ہو جاتی ہے۔

☆۔ اگر خون جلد کے نیچے رسنے لگے تو جلد پر خون کے نکلنے اور جمع ہونے سے سرخ یا نیلے دھبے پڑ جاتے ہیں۔

☆۔ بیڈ سور یا گینگرین پیدا ہو جاتی ہے۔

☆۔ جلد کا پتلا ہو جانا۔

☆۔ جلد پر کسی بھی جگہ دائرہ نما گلابی نشانات پڑ جاتے ہیں۔ اور ان میں شدید خارش ہوتی ہے۔

☆۔ جلد کے حصہ پر شروع میں باریک باریک پھنسیاں نمودار ہوتی ہیں۔ پھر ان میں شدید خارش ہوتی ہے۔ اور جلن ہوتی ہے۔ جس کے نتیجے میں متاثرہ حصہ سرخ ہو جاتا ہے۔ دو چار روز بعد ان پھنسیوں میں رطوبت بھر جاتی ہے۔ پھر اس کھرنڈ کے نیچے پانی کی طرح پتلی رطوبت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ عموماً سر چہرہ اور ہاتھ کی انگلیوں پر زیادہ ہوتا ہے۔

☆۔ زیر جلد کیڑے نالیاں بنا کر رہتے ہیں۔ مثلاً بغل دونوں رانوں کے درمیان خارش ہوتی ہے۔ جہاں کچھ عرصہ بعد پیلے پیلے دانے نکل آتے ہیں۔ آخر میں زردی مائل کھرنڈ بن جاتی ہے۔

☆۔ سورا سے تعلق رکھنے والی علامات میں جلد پر خارش ہوتی ہے۔ اور جلد جلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ خارش کو کھجلانے سے افاقہ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن بعد میں جلن محسوس ہوتی ہے۔ اس قسم کی خارش میں رات کے وقت اور خاص کر بستر کی گرمی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ جلد خشک اور بھدی معلوم ہوتی ہے۔ نہانے سے جلد کا رنگ اور بھی خراب ہو جاتا ہے۔ پھنسیاں پھوڑے نکل آتے ہیں۔ لیکن ان میں پانی یا پیپ بہت کم پیدا ہوتی ہے۔ ان کے کھرنڈ اور چھلکے پتلے ہوتے ہیں۔

علامات وعلاج SYMTOMATIC TREATMENT:

نمبر	امراض وعلامات	MEDICENE AND POTENCY	دوائی کا نام	اجزاء
01	جلد پر خسرہ کی طرح دانے نکل آتے ہیں۔ جلد کٹی پھٹی ہو جاتی ہے۔ تھوڑی سی خراش سے ہی خون رسنے لگتا ہے۔	ARUM TRIPHYLLM 30	آرم ٹرائی فلم	سبزی۔ مشابہ کدو اور شلغم

02	جلد اتنی حساس ہوتی جاتی ہے۔اور درد کے مقام پر ذرا سا کپڑا لگنا بھی ناقابل برداشت ہوتا ہے۔ماؤف حصہ میں سرخی نمایاں اور شدید جلن کا احساس ہوتا ہے۔	BELLADONNA 1M	بیلاڈونا	زہریلا پودا۔ پھول اور پھل سرخ رنگ کا
03	سر کی جلد کی زود حسی، کنگھی کرنا یا ہاتھ لگانا تکلیف دہ ہوتا ہے۔	HEPAR SULF 1M	ہیپر سلف	پتھر۔ سلفر+کلکیر یا کارب
04	جلد پر سرخ دھبے پڑنا، دانے اور چھالے بھی ظاہر ہونا۔	APIS 30	ایپس	زہر شہد کی مکھی کے ڈنگ میں موجود زہر
05	چہرے کی جلد پر سرخ رنگ کے چٹاخ بن جاتے ہیں، عموماً عورتوں کے	BENZOIC ACID 30	بنزوئیک ایسڈ	تیزاب
06	ٹانگوں کی جلد پر نیلے اور کالے دھبے بننے لگتے ہیں۔ دائیں طرف۔ بائیں طرف	ARNICA+BRYONIA 200 ARNICA+LACHESIS 200	آرنیکا+برائی اونیا آرنیکا+لیکیسس	آرنیکا۔پہاڑی تمباکو کا پودا۔برائی اونیا۔ درختوں اور جھاڑیوں پر چڑھنے والی خودرو بیل کی جڑ کو پیس کر۔ لیکیسس۔سیاہ پھن دار سانپ کا زہر۔

07	جلد بہت ٹھنڈی ہو۔	PSORINUM OR SILICEA FLOUR 1M	سورانیم یا سلیشیا	سورانیم۔سورائسس سے جلد پر ابھرنے والا مادہ سلیشیا۔ سیلیکا۔ ریت میں پایا جانے والا ایک عنصر
08	مختلف جگہ جلد بہت نمایاں سفید ہو جاتی ہے۔	CALC FLOUR 1M	کلکیریا فلور	کیلشیم فلورائیڈ۔ایک معدنی عنصر جو چمکدار پتھریلی شکل میں پایا جاتا ہے۔
09	جلد پر عام سفید دھبوں کے نشان جن کو بھورے داغ کہا جاتا ہے۔	MERC SOL 10M OR CALC CARB 200	مرک سال یا کلکیریا کارب	کلکیریا کارب وٹامن B12
10	جلد خشک اور زردی مائل ہو جاتی ہے۔	CHELIDONIUM 30	چیلی ڈونیم	ایلو پیتھک دوائی
11	ہاتھوں کی جلد سخت، خشک اور موٹی ہو جاتی ہے۔سخت خارش ہوتی ہے،اور مریض بے چینی کی وجہ سے سو نہیں سکتا۔	CISTUS 30	سسٹس	برفانی علاقوں میں اگنے والے پھولوں کا ایک پودا۔
12	صاف ستھری، نفیس اور روشن جلد۔	PHOSPHORUS 30	فاسفورس	ماچس پر جو سرخ سفوف ہوتا ہے۔

13	جلد گندی اور میلی سی ہو جسے جتنا مرضی دھوئیں صاف ہونے میں نہیں آتی۔	GRAPHITES 200 OR HEPAR SULF 30 OR PSORINUM 200	گریفائٹس یا ہیپر سلف یا سورائنم	کالا سکہ۔کاربن
14	ہر قسم کی جلدی امراض سے تعلق ہے۔خصوصاً جلد کے کینسر۔اس میں ٹھنڈ سے تکلیفیں بڑھتی ہیں۔	RHUS TOX 1M	کلیمٹس امریکا۔ رسٹاکس	زہر۔ رسٹاکس۔یہ بچھو بوٹی نام کے ایک جنگلی پودے کے پتوں سے تیار کی جاتی ہے۔
15	جلد پر کوئی ابھار نہیں بنتے بالکل صاف شفاف جلد پر پہلے خارش ہوتی ہے۔	ALUMINA 200	الیومینا	الیومن کا کیمیاوی مرکب جس سے برتن بنائے جاتے ہیں۔
16	جلد پر آتشک،برص اور ہر قسم کی خارش کے نتیجے میں پیدا ہونے والے دانوں کے لئے بہت موثر ہے۔عموماً برص میں کام آنے والی دوا۔	ARSENICUM SULFURATUM FLAVUM 30 OR 200	آرسینکم سلفیوریٹم فلیوم	زہر
17	نچلے دھڑ،مردانہ اعضائے تناسل اور اس کے اردگرد کی جلدی امراض۔	CROTON TIGLIUM 1M	کروٹن ٹگلیم	جمال گوٹا بہت مشہور دست آور دوا ہے۔

Antipsoric (جس کا تعلق جلدی بیماریوں سے ہو) وہ لوگ جنھیں جلدی امراض کا مادہ مغلوب کر چکا ہو انہیں سورک Psoric مریض کہتے ہیں۔ایسے امراض میں اندرونی جھلیاں اور غدودیں بھی متاثر ہوتی ہیں۔یہ دونوں پر اثر دکھاتی ہیں۔بیرونی سطح یعنی جلد پر اور اندرونی سطح یعنی گردوں،پھیپھڑوں،معدے،اور رحم کی جھلیوں پر ظاہر ہونے والی سب بیماریوں میں بیرونی اور اندرونی جلد کی بیماریاں آپس میں ادلتی بدلتی رہتی ہیں۔

سلطانِ خلافت

(کلام: ارشاد عرشی ملک)

اک عمر سے دُنیا کو تھا ارمانِ خلافت
افسوس نظر آیا نہ امکانِ خلافت
جب آیا مسیح سج کے ...... کی ردا میں
ہونے لگا پھر دہر میں سامانِ خلافت
تکتے ہیں ہمیں رشک و حسد سے وہی پیہم
جن لوگوں میں صدیوں سے بحرانِ خلافت
سو سال سے کو تاک میں اغیار ہیں بیٹھے
سو سال سے اللہ ہے نگہبانِ خلافت
ہم جسم ہیں اور جانِ خلافت میں ہے اپنی
زندہ ہمیں کر دیتا ہے عنوانِ خلافت
ہر اِک کو اطاعت میں ہے سبقت کی تمنا
سنتی ہے جماعت جونہی فرمانِ خلافت
تج دینا ہے دُنیا کے مزے دین کی خاطر
بیعت کا یہ مفہوم یہ عرفانِ خلافت
اس سائے میں عافیت و آرام بہت ہے
تاحدِ زمیں پھیلا ہے دامانِ خلافت
اِک تار میں بکھرے ہوئے دانوں کو پرویا
کچھ کم تو نہیں ہم پہ یہ احسانِ خلافت
میں چاہوں بھی گننا تو نہ گن پاؤں گی ہرگز
بارش کی طرح برسے ہیں فیضانِ خلافت
یہ نعمتِ عظمیٰ ہے یہ بخشش ہے خُدا کی
منہاجِ نبوت میں نہاں جانِ خلافت
اللہ نے خود تاجِ خلافت جسے بخشا
عرشی وہی مہدی وہی سلطانِ خلافت

نتیجہ مقابلہ ''مقالہ نویسی'' خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے مرکزی پروگرام کے تابع مجلس انصار اللہ پاکستان کے زیر اہتمام انصار، خدام، اطفال، لجنہ اماء اللہ، ناصرات الاحمدیہ نے مقابلہ مقالہ نویسی میں شرکت کی۔ پاکستان بھر سے کل 518 مقالہ جات موصول ہوئے۔ جن میں 194 انصار، 93 خدام، 42 اطفال، 111 لجنہ اماء اللہ اور 78 ناصرات کے مقالے موصول ہوئے۔

انصار، خدام اور لجنہ اماء اللہ نے بعنوان **''نظام خلافت''** اور ناصرات الاحمدیہ اور اطفال احمدیہ نے بعنوان **''خلافت''** مقالہ جات تحریر کئے۔

اعزاز پانے والے اراکین کی تفصیل تنظیم وار درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے اور علمی ترقیات سے نوازے اور خلافت احمدیہ کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین

بعنوان ''**نظام خلافت**''

مابین۔ مجلس انصار اللہ پاکستان

اوّل	مکرم منصور احمد لکھنوی صاحب	گلشن اقبال شرقی۔ کراچی
دوم	مکرم عمر حیات صاحب	فیکٹری ایریا حلقہ سلام ربوہ
سوم	مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب	واپڈا ٹاؤن۔ لاہور

حسن کارکردگی کی بناء پر اگلی دس پوزیشنز

1۔	مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب	ناصر آباد شرقی۔ ربوہ
2۔	مکرم پروفیسر محمد ثناء اللہ صاحب	شیخوپورہ شہر
3۔	مکرم افتخار احمد خان صاحب	گلستان جوہر کراچی
4۔	مکرم مجید احمد بشیر صاحب	ڈیفنس۔ لاہور
5۔	مکرم جمیل احمد بٹ صاحب	کلفٹن۔ کراچی

6۔	مکرم ڈاکٹر انور احمد صاحب	بیت الاحد۔لاہور
7۔	مکرم ڈاکٹر غلام رسول صاحب صدیقی پشاوری	ناظم آباد۔کراچی
8۔	مکرم خواجہ مبارک احمد صاحب	کوٹری۔(سندھ)
9۔	مکرم انجینئر عبدالسلام ارشد صاحب	چھاؤنی۔لاہور
10۔	مکرم محمد یونس جاوید صاحب	دارالسلام۔لاہور

مابین۔مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

اوّل	عزیزم مکرم فراست احمد راشد ابن مبارک احمد شاد صاحب	168 کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ۔ربوہ
دوم	عزیزم مکرم احسان اللہ قمر ابن صادق مجید اللہ صاحب	نیو لالہ رخ، واہ کینٹ۔راولپنڈی
سوم	عزیزم مکرم مظفر رشید	گلشن پارک۔لاہور

حسن کارکردگی کی بناء پر اگلی دس پوزیشنز

1	عزیزم مکرم طاہر احمد ابن حافظ خدا بخش صاحب	جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن۔ربوہ
2	عزیزم مکرم منصور احمد مبشر ابن مبشر احمد صاحب (مرحوم)	لالہ رخ، واہ کینٹ۔راولپنڈی
3	عزیزم مکرم سعید احمد مشہود ابن مبارک احمد طاہر صاحب	عنایت آباد کالونی۔راجن پور شہر
4	عزیزم مکرم یاسر احمد مومن ابن ناصر احمد مومن صاحب	کریم نگر۔فیصل آباد
5	عزیزم مکرم عبدالشکور ابن محمود احمد صاحب	راجن پور شہر
6	عزیزم مکرم رضوان کوثر ابن سعید احمد صاحب	دارالنصر غربی اقبال۔ربوہ
7	عزیزم مکرم عبدالہادی طارق	وحدت کالونی۔لاہور
8	عزیزم مکرم نوید احمد ابن محمد اشرف صاحب	جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن۔ربوہ
9	عزیزم مکرم محمد سلیم شاہد ابن چوہدری باغ علی صاحب	قطبہ۔ضلع قصور
10	عزیزم مکرم اعزاز احمد وڑائچ ابن چوہدری ناصر محمود وڑائچ صاحب	باغبانپورہ۔لاہور

مابین۔لجنہ اماء اللہ پاکستان

اوّل	مکرمہ نور جہان صاحبزادہ اہلیہ میجر مشتاق صاحبزادہ صاحب	حیات آباد۔پشاور
دوم	مکرمہ امۃ الرحمٰن پراچہ بنت عبدالرحیم پراچہ صاحب	1-8/3، اسلام آباد
سوم	مکرمہ شازیہ باسط خان اہلیہ عبدالباسط صاحب	بیت التوحید۔لاہور

حسن کارکردگی کی بناء پر اگلی دس پوزیشنز

1	مکرمہ عطیہ مظفر اہلیہ مظفر احمد قمر صاحب	کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ
2	مکرمہ عابدہ اسحٰق بنت محمد اسحٰق صاحب	ڈرگ روڈ۔ کراچی
3	مکرمہ عطیۃ الحئی شمن بنت پروفیسر محمد ثناءاللہ صاحب	شیخوپورہ شہر
4	مکرمہ طاہرہ طارق اہلیہ طارق نسیم صاحب	کوٹڑی۔ ضلع جامشورہ (سندھ)
5	مکرمہ نصیرہ صادق صاحبہ	حلقہ بیت العطاء۔ راولپنڈی
6	مکرمہ مدیحہ جہانزیب بنت اجمل جہانزیب صاحب	دارالرحمت وسطی۔ ربوہ
7	مکرمہ عالیہ نسیم اہلیہ نسیم احمد صاحب	جوہر ٹاؤن نمبر 1، بیت النور۔ لاہور
8	مکرم خیر النساء منصور صاحبہ	گلشن اقبال شرقی۔ کراچی
9	مکرمہ صائمہ شمیم بنت شمیم احمد صاحب	جوہر ٹاؤن نمبر 1، بیت النور۔ لاہور
10	مکرمہ عزۃ الخرم اہلیہ خرم شہزاد صدیقی صاحب	حلقہ بیت العطاء۔ راولپنڈی

بعنوان ’’**خلافت**‘‘

مابین۔ مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان

اوّل	عزیزم احمد طلحہ ابن بشیر احمد صاحب	ماڈل کالونی۔ کراچی
دوم	عزیزم ثاقب مقبول ابن مقبول احمد صاحب	منظور کالونی۔ کراچی
سوم	عزیزم مسرد احمد عثمان ابن محمد اسحٰق طاہر صاحب	کوٹ رادھا کشن۔ ضلع قصور

حسن کارکردگی کی بناء پر اگلی دس پوزیشنز

1	عزیزم مبشر احمد ابن مشتاق احمد صاحب	تالی چک 524 گ ب۔ ضلع شیخوپورہ
2	عزیزم محمد انیس ابن محمد ادریس صاحب	کوٹ رادھا کشن۔ ضلع قصور
3	عزیزم ملک منور احمد ابن ملک محمد سرور زمان صاحب	مارٹن۔ کراچی
4	عزیزم طلحہ نصیر ابن محمد نصر اللہ صاحب	بشیر آباد۔ ربوہ
5	عزیزم عتیق احمد	دارالذکر۔ لاہور

6	عزیزم ابرار احمد ابن انتصار احمد ازکی صاحب	مدرسۃ الحفظ ۔ ربوہ
7	عزیزم معاذ مجیب ابن ڈاکٹر عبدالمجیب تبسم صاحب	ڈرگ روڈ ۔ کراچی
8	عزیزم عرفان احمد ابن نعیم احمد صاحب	دارالعلوم وسطی ۔ ربوہ
9	عزیزم رضوان احمد	نارتھ ۔ کراچی
10	عزیزم فیضان احمد ابن عبدالباسط خان صاحب	بیت التوحید ۔ لاہور

مابین ۔ مجلس ناصرات الاحمدیہ پاکستان

اوّل	عزیزہ قرۃ العین صادق بنت صادق احمد صاحب	دارالعلوم غربی ثناء ۔ ربوہ
دوم	عزیزہ مبارعہ نصیر بنت چوہدری نصیر احمد شاد صاحب	دارالعلوم وسطی ۔ ربوہ
سوم	عزیزہ مائرہ ظفر بنت ظفر اقبال صاحب	دارالفتوح غربی ۔ ربوہ

حسن کارکردگی کی بناء پر اگلی دس پوزیشنز

1۔	عزیزہ حافظہ منیبہ علوی بنت منیر احمد علوی صاحب	باب الابواب ۔ ربوہ
2۔	عزیزہ سدرۃ الاسلام	دارالفتوح غربی ۔ ربوہ
3۔	عزیزہ مدثرہ مظفر بنت مظفر حسین صاحب	دارالذکر فیصل آباد
4۔	عزیزہ عنبر یوسف بنت محمد یوسف صاحب	عزیز آباد ۔ کراچی
5۔	عزیزہ دوردانہ احمد بنت تنویر احمد بہار صاحب	دارالصدر جنوبی ۔ ربوہ
6۔	عزیزہ حذیفہ شوکت بنت شوکت علی صاحب	دارالصدر شرقی طاہر ۔ ربوہ
7۔	عزیزہ بشارت ادریس بنت محمد ادریس صاحب	کوٹ رادھا کشن ۔ ضلع قصور
8۔	عزیزہ عطرت عثمان بنت محمد عثمان صاحب	اسلام آباد شرقی
9۔	عزیزہ رابعہ آفتاب بنت آفتاب احمد صاحب	219 رب گنڈا سنگھ والا ۔ ضلع فیصل آباد
10۔	عزیزہ عالیہ نصیب بنت محمد نصیب بشارت صاحب	ایوان توحید ۔ راولپنڈی

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی امتحانات 2008ء

امتحان جون 2008ء **اختلافِ سلسلہ کی تاریخ کے صحیح حالات**

(1914ء کے اختلافات کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب "آئینہ صداقت" کا ایک باب)

(مرسلہ: قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

احمدی انصار کی تعلیم و تربیت کیلئے

ماہنامہ
انصار اللہ

ایڈیٹر: نصیر احمد انجم

شہادت 1387 ھش اپریل 2008ء
جلد ---------------------- 49
شمارہ ---------------------- 4

فون نمبر 047-6212982۔ فیکس 047-6214631
ای میل: ansarullahpakistan@gmail.com

معاونین
- ریاض محمود باجوہ
- صفدر نذیر گولیکی
- محمود احمد اشرف

پبلشر: عبدالمنان کوثر

پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: انیس احمد

مقام اشاعت: دفتر انصار اللہ
دارالصدر جنوبی چناب نگر (ربوہ)

مطبع: ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ: پاکستان

سالانہ.................. ایک سو روپیہ

قیمت فی پرچہ.................. 10 روپے

اس شمارہ میں

اداریہ 2
القرآن 4
حدیث نبویؐ 5
عربی منظوم کلام 6
فارسی منظوم کلام 7
اردو منظوم کلام 8
کلام الامام 9
حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب 10-22
تحریر: مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب
مجلس مشاورت کی ایک اہم کارروائی 23-28
یہی رُوحِ مُردہ کو آوازِ "قُم" .... (نظم) 29
کلام: مکرم عبدالسلام اسلام صاحب
ریسرچ امراض جلد 30-35
تحریر: مکرم ڈاکٹر سید مبشر احمد صاحب
سلطان خلافت .... (نظم) 36
کلام: ارشاد عرشی ملک، اسلام آباد
نتیجہ مقابلہ "مقالہ نویسی" خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 37-40
مرسلہ: قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان